بسم الله الرحمن الرحیم

۵۸

شعبه تحقیق

سرشناسه: نجمی، محمدصادق، ۱۳۱۵ -

عنوان قراردادی: سیری در صحیحین: سیر و بررسی در دو کتاب مهم و مدرک اهل سنت (صحیح بخاری -صحیح مسلم). اردو الجامع الصحیح. شرح

عنوان و نام پدیدآور: صحیحین کاایک مطالعه: اهل سنت کی دواهم کتابون علمی تحقیق و تحلیل (صحیح بخاری ـ صحیح مسلم)/ مولف محمدصادق نجمی؛ مترجم محمدمنیرخان لکهیم‌پوری (هندی).

مشخصات نشر: قم: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله، ۱۴۳۷ ق.= ۱۳۹۴.

مشخصات ظاهری: ۶۷۲ ص.

شابک: ۹-۹۹۳-۱۹۵-۹۶۴-۹۷۸

وضعیت فهرست نویسی: فیپا

یادداشت: اردو.

یادداشت: چاپ دوم.

یادداشت: چاپ قبلی: مرکز جهانی علوم اسلامی، ۱۳۸۵.

یادداشت: کتابنامه: ص. ۶۵۳ - ۶۷۲؛ همچنین به صورت زیرنویس.

عنوان دیگر: اهل سنت کی دواهم کتابون علمی تحقیق و تحلیل (صحیح بخاری ـ صحیح مسلم).

موضوع: بخاری، محمدبن اسماعیل، ۱۹۴ -۲۵۶ق. الجامع الصحیح-- نقد و تفسیر

موضوع: مسلم‌بن حجاج، ۲۰۶ - ۲۶۱ق. . الجامع الصحیح -- نقد و تفسیر

موضوع: احادیث اهل سنت -- نقد و تفسیر

موضوع: حدیث -- تاریخ

شناسه افزوده: لکهیم‌پوری، محمدمنیرخان، مترجم

شناسه افزوده: بخاری، محمدبن اسماعیل، ۱۹۴ - ۲۵۶ق . الجامع الصحیح. شرح

شناسه افزوده: مسلم بن حجاج، ۲۰۶-۲۶۱ق . الجامع الصحیح . شرح

شناسه افزوده: جامعة المصطفی صلی الله علیه و آله العالمیة. مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله

رده بندی کنگره: ۱۳۹۴ ۲۰۸۴۳ج۳ب/BP۱۱۹

رده بندی دیویی: ۲۹۷/۲۱۱

شماره کتابشناسی ملی: ۴۱۱۱۷۴۸

صحیحین کاایک مطالعہ

اہل سنت کی دواہم کتابوں کی علمی تحقیق و تحلیل

(صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم)

جلد اول ۔ دوم

محمد صادق نجمی

ترجمہ و تحقیق:
محمد منیر خان لکھیم پوری (ہندی)

مرکز بین المللی
ترجمہ و نشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

صحیحین کاایک مطالعہ
اہل سنت کی دواہم کتابوں کی علمی تحقیق و تحلیل (صحیح بخاری ـ صحیح مسلم)؛ جلد اول ـ دوم
مؤلف: محمدصادق نجمی
مترجم: محمد منیرخان لکھیم پوری (هندی)
چاپ اول: ۱۳۹۴ش / ۱۴۳۷ق
ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله
● **چاپ:** نارنجستان ● **قیمت:** ۳۲۵۰۰۰ ریال ● **شمارگان:** ۳۰۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہی

مراکز فرو ش:
● قم، چهارراه شهدا، خیابان معلم غربی(حجتیه)، نبش کوچه ۱۸. تلفکس: ۹ـ۳۷۸۳۹۳۰۵ـ۰۲۵
● قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۳۲۱۳۳۱۰۶ـ۰۲۵ ـ فکس: ۳۲۱۳۳۱۴۶ـ۰۲۵
● قم، مجتمع ناشران، طبقه سوم واحد ۳۰۸. تلفن: ۳۷۸۴۲۴۰۲ـ۰۲۵
pub.miu.ac.ir miup@pub.miu.ac.ir

ہم ان افراد کے قدرداں اورشکرگذار ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب وتألیف اور ترجمہ میں مدد فرمائی ہے

عرض ناشر

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا﴾ والصَّلوةُ والسَّلام عَلى النَّبي الأمين مُحَمد وَآلهِ الهُدَاةِ المَهدِيينَ وَ عِترَته المُنتَجِبين وَاللَّعنةُ عَلى اَعدَاء الدِينِ إلى قِيَامِ يَومِ الدِين.

اسلامی علوم کا قدیمی مرکز ''حوزہ علمیہ '' گذشتہ چودہ سوسال کے دوران اپنے بنیادی علوم جیسے فقہ، کلام، فلسفہ، اخلاق اوراپنے ضمنی علوم جیسے رجال، درایہ اور قضاوت وغیرہ کے بارے میں کئی مرتبہ نشیب وفراز سے دوچار ہواہے۔

انقلاب اسلامی ایران کی عظیم الشان کامیابی اور ارتباطات کے اعتبار سے دنیا کا گلوبل ویلیج '' Global village''بننے کے بعد بے شمار سوالات خصوصاًعلوم انسانی سے متعلق جدید معموں نے اسلامی مفکرین کی افکار کواپنی گرفت میں لے لیا۔

موجودہ دور میں اسلامی حکومت کا نظام سنبھالنے اور پیچیدہ ومشکل امور کو اپنے ذمہ لیناہی ایسی دشواریوں کا سبب بناہے۔

کیونکہ مملکت کانظام چلانے کے لئے ہر جگہ اورہر اعتبار سے دین اور سنت کی مکمل پاسداری کو ملحوظ رکھنا بہت ہی سخت اور مشکل کام ہے، اس لئے دین کے بارے میں بین الاقوامی معیار کومد نظر رکھتے ہوئے انتہائی دقت اور عقل سلیم کے ساتھ وسیع مطالعہ، جامع اور جدید تحقیقات اور عملی اقدام انتہائی ضروری ولازمی ہیں، ایسی صورت میں دینی محققین کوہر طرح کے فکری اورتربیتی انحراف سے بچانا بہت اہم ہے۔

جس کی طرف اس شجرہ طیبہ کی بنیادرکھنے والے تمام بزرگوں بالخصوص انقلاب اسلامی ایران کے عظیم الشان معمار حضرت امام خمینی اور مقام معظم رہبری حضرت آیۃاللہ العظمیٰ امام خامنہ ای مدظلہ العالی نے خاص توجہ دی ہے۔

اس سلسلے میں جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ نے اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حقیقی اسلام کے علوم ومعارف کی نشرواشاعت کے لئے مرکز بین المللی ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بنیاد رکھی ہے۔

فاضل محترم محمد صادق نجمی کی یہ تحریری کاوش کسی حد تک ان اعلی مقاصد کے حصول کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر میں ہم ان تمام دوست واحباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس کتاب کی نشرواشاعت میں شریک تھے بالخصوص محمد منیر خان لکھیم پوری (ہندی) کے شکر گذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کو اردو کے ترجمہ سے آراستہ کیاہے، خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ارباب فضل ومعرفت سے گذارش ہے کہ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازیں۔

مرکز بین المللی

ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

حرف مؤلف

برادران اہل سنت کے درمیان صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے خاص مقام و اہمیت کے پیش نظر ۱۳۸۸ ہجری میں ان کتابوں کا ذرا گہرائی سے مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ بے انتہا شوق کی بنا پر، چند ہی مہینوں میں حقیر نے ان کتابوں کا مطالعہ کر کے تقریباً پچاس حدیثیں چونتیس موضوعات سے متعلق جمع کیں، یہ کام ابتداء میں اگرچہ بہت ہی قلیل تھا لیکن در حقیقت یہی چند حدیثیں کتاب ھذا کی تالیف کا پیش خیمہ قرار پائیں، البتہ اس کتاب کی تالیف میں اہم کردار آیۃ اللہ امینی صاحب کتاب ''الغدیر'' کا ہے جسے میری خوش قسمتی کہئے، کیونکہ جب میں ان کتابوں کے مطالعہ میں مشغول تھا تو موصوف میرے وطن مالوف (آذربائیجان، بندر شرفخانہ) کی خوشگوار آب و ہوا کی بنا پر، یہاں تشریف لائے اور مجھے تقریباً بیس دن آپ کی خدمت کا شرف حاصل رہا، موقع غنیمت جانتے ہوئے جو کچھ ان دنوں موصوف کے خرمن علم سے اخذ کیا، اسے میں اپنی پوری عمر پر بھاری سمجھتا ہوں۔

بہر حال ان کتابوں کے مطالعہ کے بعد اپنے موضوع سے متعلق دیگر کتب اہل سنت کی جستجو ہوئی، اتفاق سے انہیں دنوں علامہ مرتضی عسکری صاحب دام عزہ سے جو شیعوں کے درمیان آسمان علم و تحقیق کے ستارۂ درخشاں ہیں، خوش نصیبی سے ملاقات ہوگئی، علامہ موصوف نے میری کاوش کو سراہتے ہوئے ان مطالب اور کتابوں کی رہنمائی بھی فرمائی جو میرے موضوع سے متعلق ہوسکتی تھیں، الغرض موصوف کے مشفقانہ اصرار نے، مجھے اس بات کیلئے آمادہ کردیا کہ میں اپنے پراگندہ مطالب یکجا کر کے آپ کے سامنے پیش کردوں، چنانچہ موصوف کی ہمت افزائی اور شرعی فریضہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اہم کام کا آغاز کردیا، کیونکہ آج جبکہ کسی اصل و اساس سے عاری بہت سے اپنے اپنے مذہب کے پرچار میں ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں، تو ہماری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی استعداد کے مطابق اپنی موجودہ اور آئندہ نسل کیلئے ایسا اثر

چھوڑ جائیں، جو ان کی ہدایت اور ترقی کے ساتھ ساتھ خود ہمارے لئے بھی آخرت میں نجات کا سبب قرار پائے۔

لیکن اہم مصروفیات کی بنا پر **"سیری در صحیحین"** کی دو ہی جلدیں مکمل ہو سکیں اور اب جبکہ تیس سال گزر چکے ہیں، اس کتاب کی جلد سوم بھی حقیر کے وعدے کے مطابق منظر عام پر آجانی چاہیئے تھی، لیکن ایران کی ستم شاہی کے خلاف، حضرت آیۃ ا......لعظمی امام خمینی طاب ثراہ کی سربراہی میں اسلامی انقلاب کی کامیابی باعث بنی کہ مسئلہ اہم فالاہم کے پیش نظر حقیر کو بھی شہر "خوئی" میں امام جمعہ کے فرائض قبول کرنے کی وجہ سے اسلامی جمہوریہ ایران کے دیگر اہم امور کو مقدم قرار دینا پڑا اور ابتک اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے جلد سوم کی تحقیق و ترتیب کا موقع نہ مل سکا، البتہ اس دوران ایک اہم کام یہ انجام پایا کہ اس کتاب کا عربی ترجمہ دو مرتبہ **"تأملات فی الصحیحین"** کے نام سے ۱۴۰۸ھ میں بیروت سے اور **"اضواء علی الصحیحین"** کے نام سے، ۱۴۱۹ھ میں ایران سے وسیع پیمانہ پر شائع ہوا، جس نے جلد سوم میں ہونے والی تاخیر کے خلاء کو پر کر دیا اور فی الحال ہمارے لئے افتخار اور خوشی و انبساط کا مقام یہ ہے کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ مزید تحقیق و اضافات کے ساتھ **"صحیحین کا ایک مطالعہ"** کے نام سے، **فاضل محقق عالیجناب مولانا محمد منیر خاں لکھیم پوری ہندی** کے ذریعہ ہندو پاک کے مسلمانوں کی کثیر تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے سامنے حاضر ہے، موصوف نے بڑی زحمت و مشقت سے اس کتاب کے تمام حوالے از سر نو دیکھ کر جو کمی تھی وہ دور کر دی ہے، خداوند متعال معظم لہ کی نیک توفیقات میں اضافہ کرے اور ان کی ثقافتی و مذہبی میدانوں میں مفید تحقیق و تالیف میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عنایت فرمائے۔ (آمین)

قارئین کرام! یہاں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ ۱۴۲۰ھ میں اس کتاب کے پہلے عربی ترجمہ **"تأملات فی الصحیحین"** کو ڈاکٹر عبدالامیر الغول نے ابوریہ مصری کی کتاب **"اضواء علی السنة المحمدیة"** کے کچھ مباحث کے ساتھ جمع کر کے، ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں **"عفواً صحیح البخاری"** کے نام سے ترتیب دیکر لبنان سے شائع کروایا ہے جو ایک طرح کی علمی خیانت اور نہایت افسوس کی بات ہے!

اللّٰهم وفقنا لما تحب وترضى وجنبنا عما سخطك وتنهى.

محمد صادق نجمی

۸؍صفر المظفر ۱۴۲۴ھ قم مقدس، جمہوری اسلامی ایران

فہرست کتاب

تحقیقی از مترجم ۲۷

مقدمہ: کچھ حدیث کے بارے میں: ۳۷

حدیث کی اہمیت قرآن کی روشنی میں ۳۸

سنت کی اہمیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں ۴۰

قرآن اور سنت کے درمیان فرق ۴۲

شیعوں کی کوشش ۴۴

تدوین حدیث زمانۂ علیؑ میں ۴۵

امام محمد باقر علیہ السلام اور کتاب علیؑ ۴۷

حدیث جمع کرنے والے افراد کی فہرست اور طبقات ۴۸

احادیث کی جمع آوری امام صادق علیہ السلام کے زمانے میں ''اصول اربعماً ۃ'' ۴۸

کتب اربعہ کی تالیف ۵۰

اہل سنت میں احادیث کی تدوین ۵۱

حضرت ابوبکر کے زمانہ میں تدوین حدیث پر پابندی!!.......... ۵۲
نقل حدیث پر حضرت عمر کی پابندی!!.......... ۵۳
حضرت عمر کا ایک نامعقول عذر.......... ۵۶
عہدِ عثمان میں نقل حدیث.......... ۵۷
جعل احادیث اور معاویہ.......... ۵۹
جعل حدیث کے بارے میں معاویہ کا دوسرا خط.......... ۶۱
معاویہ کا تیسرا اور چوتھا خط.......... ۶۲
حدیث رسولؐ کی سرگزشت اور خلفائے بنی امیّہ.......... ۶۳
تدوین حدیث کے سلسلے میں سب سے پہلا قدم.......... ۶۴
عمر بن عبدالعزیز اور کتابت حدیث؟.......... ۶۵
مؤلف کی تحقیق.......... ۶۶
صحاح ستہ کے معرض وجود میں آنے کی تاریخ.......... ۶۸
صحاح اور مسانید کا فرق.......... ۷۰
ہمارا مقصد.......... ۷۱

فصل اول: ''امام بخاری اور مسلم کی زندگیاں ایک نظر میں''.......... ۷۳
امام بخاری کی مختصر سوانح حیات.......... ۷۳
امام مسلم کی مختصر سوانح عمری.......... ۷۶

فصل دوم: ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم اہل سنت کی نظر میں''.......... ۷۹
صحاح ستہ کے بارے میں اہل سنت کا نظریہ.......... ۷۹
صحیح بخاری میں احادیث کی تعداد اور اس کے دیگر مشخصات.......... ۸۱
صحیح مسلم میں احادیث کی تعداد وغیرہ.......... ۸۱

صحیحین کی مدح سرائی میں علمائے اہل سنت کی قلم فرسائی!!...................................۸۱
بعض دو قدم اور آگے بڑھ گئے!...................................۸۴
خواب دیکھتے ہیں اور کرامت نقل کرتے ہیں!!...................................۸۶
فربری کا رسول خداؐ کو خواب میں دیکھنا!...................................۸۷
مسلم اور طریقۂ انتخابِ حدیث...................................۸۷
امام بخاری کا طریقۂ انتخاب احادیث...................................۸۷
صحیحین کے بارے میں اشعار و قصائد...................................۹۰
صحیحین کا بیجا دفاع!...................................۹۱
فصل سوم: "صحیحین علمی و تحقیقی معیار پر"...................................۹۳
اظہار حقیقت...................................۹۳
صحیحین امام ذہلی کی نظر میں...................................۹۴
امام مسلم بھی مطرود تھے...................................۹۷
صحیح مسلم ابو زرعہ کی نظر میں...................................۹۷
صحیحین فاضل نووی کی نظر میں...................................۹۹
صحیحین ابن حجر کی نظر میں...................................۹۹
صحیحین ابوبکر باقلانی و دیگر اکابر علمائے اہل سنت کی نظر میں...................................۱۰۰
صحیح بخاری مسلمہ کی نظر میں ایک چوری کردہ کتاب ہے!!...................................۱۰۳
صحیحین ہماری نظر میں...................................۱۰۵
فصل چہارم: "صحیحین کی اسناد اور راویوں پر ایک نظر"...................................۱۰۷
پہلی دلیل: اسناد صحیحین ضعیف ہیں...................................۱۰۸
حدیث نقل کرنے والے کے شرائط "علم رجال و درایہ"...................................۱۰۸

ناقل حدیث کیلئے ایمان ایک بنیادی شرط ہے............۱۱۰
یہ صفات ایماندار ہونے سے میل نہیں کھاتے............۱۱۰
صحیحین کے بعض رجال کے ایمان کی تحقیق............۱۱۲
صحیحین کے راویوں کی مختصر تاریخی داستانیں:............۱۱۴
۱۔ابو ہریرہ............۱۱۴
ابو ہریرہ کی تھیلی!!............۱۱۶
۲۔ابوموسیٰ اشعری............۱۱۷
۳۔عمرو ابن عاص ابن وائل............۱۱۹
۴۔عبداللہ ابن زبیر............۱۲۱
۵۔عمران ابن حطّان............۱۲۳
۶۔مغیرہ ابن شعبہ.(مترجم)............۱۲۵
۷۔سمرہ بن جندب.(مترجم)............۱۳۰
دوسری دلیل: مؤلفین صحیحین کا شدید تعصب!!............۱۳۳
صحیحین اور حضرت علی علیہ السلام کے فضائل............۱۳۳
شیعوں کے خلاف مسلم کا مضحکہ خیز بہتان!............۱۳۵
مذکورہ حدیث کا ریشہ کیا ہے؟!............۱۳۶
بخاری اور امام جعفر صادق علیہ السلام............۱۳۷
امام بخاری کی جانب سے ابن تیمیہ کی معذرت خواہی............۱۳۸
خاندان عصمت وطہارت سے بخاری اور مسلم کی کھلی دشمنی............۱۳۹
فصل پنجم: ”احادیث صحیحین باعتبارِ متن ضعیف ہیں“............۱۴۳
تیسری دلیل: منبع صدور سے تدوینِ حدیث کا فاصلہ ضعفِ حدیث پر دلالت کرتا ہے............۱۴۳

ایک شبہ اوراس کا جواب.......................................۱۴۵

چوتھی دلیل: بخاری کا احادیث رسولؐ میں کتر بیونت کرنا!!.......................................۱۴۶

۱۔حدیث حکم جنابت!.......................................۱۴۷

۲۔ایک دیوانی عورت کی سنگساری کی حدیث!!.......................................۱۴۹

۳۔حدیث حد شراب خور!.......................................۱۵۱

۴۔حدیث " فَاكِهَةً وَاَبًّا" اورحضرت عمر کی نادانی!.......................................۱۵۳

۵۔حدیث تنقیدِ اسامہ برعثمان!.......................................۱۵۶

۶۔سمرہ کی شراب فروشی اورحضرت عمر کا اس پر لعنت بھیجنا!.......................................۱۵۶

پانچویں دلیل: صحیح بخاری کی روایات نقل بالمعنی ہیں.......................................۱۵۸

چھٹی دلیل: صحیح بخاری دوسروں کے ذریعہ تکمیل ہوئی!.......................................۱۶۱

گزشتہ بحث کا نتیجہ.......................................۱۶۲

چھٹی فصل: ''توحید باری تعالی صحیحین کے آئینہ میں''.......................................**۱۶۳**

خداوندمتعال صحیح بخاری اورمسلم کی نظرمیں!!.......................................۱۶۳

ساتویں دلیل: توحید صحیحین خلاف عقل ونقل ہے.......................................۱۶۴

۱۔ دیدارخدا صحیحین کی روشنی میں!!.......................................۱۶۵

مذکورہ احادیث کے نتائج.......................................۱۷۴

دیدارخدا علمائے اہل سنت کی نظرمیں!!.......................................۱۷۷

رویت خدا کے بارے میں پانچ سوال اوران کے جوابات.......................................۱۸۰

اس باطل عقیدہ کے وجود میں آنے کا سبب کیا ہے؟!.......................................۱۸۳

کیا خواب میں دیدارخدا ہوسکتا ہے؟!.......................................۱۸۵

کیارسول اکرمؐ نے خواب میں خدا کا دیدار کیا تھا؟!.......................................۱۸۶

علمائے اہل سنت اور خواب میں خدا کا دیدار!!...... ۱۸۷

مذکورہ خوابوں کی تعبیریں!!...... ۱۸۹

خدا کو خواب میں دیکھنے کا ایک بہترین نسخہ!...... ۱۸۹

رویت خدا شیعہ رہنماؤں کی نظر میں...... ۱۹۰

عدم دیدار خدا پر عقلی اور فلسفی دلائل...... ۱۹۱

قائلین رویت کی بھونڈی تاویلیں (مترجم)...... ۱۹۲

رویت خدا اور اہل کتاب کے عقائد (مترجم)...... ۱۹۴

عدمِ دیدارِ خدا پر قرآنی دلائل...... ۱۹۵

آیۂ ﴿وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍنَاضِرَةٌ﴾ پر ایک تحقیقی نظر (مترجم)...... ۱۹۷

عدمِ دیدارِ خدا پر احادیث سے دلائل...... ۱۹۹

۲۔ کیا خدا بھی مکان کا محتاج ہے؟!...... ۲۰۲

کیا خدا نمازیوں کے سامنے رہتا ہے؟!...... ۲۰۲

کیا خدا آسمان میں رہتا ہے؟!...... ۲۰۴

کیا عرش خانۂ خدا ہے؟!...... ۲۰۵

کیا خدا خلقتِ عالم سے پہلے بادلوں میں رہتا تھا؟!...... ۲۰۸

مذکورہ روایات سے مستفاد مطالب...... ۲۰۹

مکان خدا اور علمائے اہل سنت کا عقیدہ!!...... ۲۱۰

۳۔ کیا خداوند متعال آسمان اول پر اترتا ہے؟!...... ۲۱۵

ایک مختصر تحقیق...... ۲۱۷

اثباتِ مکان کی اہل سنت کو کیوں ضرورت ہوئی؟...... ۲۱۷

علمائے اہل سنت کا آیات کے ذریعہ خدا کیلئے اثباتِ مکان کرنا (اضافہ مترجم)...... ۲۱۸

صفات خبری و غیر خبری..................۲۱۹
۴۔ خدا کی ہنسی!!..................۲۲۱
زندہ باد وہ خدا جو ہنستا ہے!!..................۲۲۴
مذکورہ روایات سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں..................۲۲۴
۵۔ خدا کی سرگوشی!!..................۲۲۶
۶۔ کیا خدا مختلف اعضاء سے بنا ہے؟!..................۲۲۷
۱۔ کیا خدا بھی شکل وصورت رکھتا ہے؟!..................۲۲۷
مذکورہ احادیث سے جو استفادہ ہوتا ہے..................۲۲۹
ایک تحقیقانہ نظر..................۲۲۹
حضرت آدمؑ کا عرض کتنے گز تھا؟!..................۲۳۰
۲۔ خدا کی آنکھیں!!..................۲۳۱
متذکرہ دونوں حدیثوں کا مطلب..................۲۳۲
۳۔خدا کے ہاتھ!!..................۲۳۳
۴۔ خدا کی انگلیاں!!..................۲۳۴
۵۔ خدا کی کمر!!..................۲۳۶
۶۔ خدا کی پنڈلی کی زیارت!!..................۲۳۶
حدیثِ ''کشفِ ساق'' کی تحقیق..................۲۳۷
مذکورہ آیت کے بارے میں شیعہ مفسر کا بیان..................۲۳۷
شیخ محمد عبدہ کا نظریہ..................۲۳۸
کیا خدا اپنا پیر جہنم میں ڈال دیگا؟!!..................۲۳۹
ایک اعتراض اور اس کا جواب..................۲۴۰

مذکورہ احادیث سے متعلق سنی علماء کا نظریہ.......... ۲۴۳
ایک قابل توجہ نکتہ.......... ۲۴۵
توحید کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ.......... ۲۴۷
ایک اعتراض کا جواب.......... ۲۴۷
شیعوں کی احادیث اور عقیدۂ توحید.......... ۲۵۱

..........جلد دوم..........

ابن خلدون.......... ۲۶۱
حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام.......... ۲۶۳
ہمارا مقصد.......... ۲۶۵
مقدمہ.......... ۲۶۷
فصل ہفتم: ''نبوت صحیحین کی روشنی میں''.......... ۲۷۱
انبیائے کرام قرآن کی نظر میں.......... ۲۷۱
نبوت کے ساتھ عصمت ضروری ہے.......... ۲۷۳
رسول اسلامؐ آیات وروایات کی روشنی میں.......... ۲۷۷
آمادگیٔ رسولؐ برائے رسالت، روایات کی روشنی میں.......... ۲۸۳
قرآن کی روشنی میں اخلاق رسولؐ.......... ۲۸۶
مسئلۂ وحی واجتہاد.......... ۲۸۹
وحی کی کیفیت.......... ۲۸۹
۱۔ الہامی وحی.......... ۲۸۹
۲۔ کسی چیز میں آواز پیدا کر کے وحی.......... ۲۸۹

۳۔ملکوتی وحی..........۲۸۹
قرآنی وغیر قرآنی وحی..........۲۸۹
کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اجتہاد کرتے تھے؟!..........۲۹۲
توریت اور انجیل میں انبیاء علیہم السلام..........۲۹۶
صحیحین کی روشنی میں انبیائے کرامؑ..........۲۹۹
جھوٹ گڑھنے کی تاریخ..........۲۹۹
۱۔ حضرت ابراہیمؑ کا جھوٹ بولنا اور آپ کا مقام شفاعت سے محروم ہو جانا!..........۳۰۳
امام بخاری کی جعلی روایتوں کا پوسٹ مارٹم..........۳۰۵
ابو ہریرہ کی چوری پکڑی گئی!!..........۳۰۷
انحطات روایت..........۳۰۷
۲۔ ایک شب میں حضرت سلیمانؑ کا اپنی ۹۹ / بیویوں سے جماع کرنا!!..........۳۰۹
مذکورہ روایات پر چند اعتراض..........۳۱۰
۳۔ حضرت موسیٰ کا طمانچہ اور ملک الموت کی آنکھ!!..........۳۱۱
روایت پر چند اعتراض..........۳۱۳
۴۔ حضرت موسیٰؑ کا برہنہ حالت میں پتھر کے پیچھے دوڑنا!!..........۳۱۶
من گڑھت روایتوں کا تجزیہ..........۳۱۷
۵۔ حضرت موسیٰؑ کا چیونٹیوں کے گھروں کو نذر آتش کرنا!!..........۳۲۰
ابو ہریرہ کی جعلی روایتوں کا آپریشن..........۳۲۲
''حضرت رسالتمآبؐ قبل بعثت''..........۳۲۴
۱۔ کیا آپؐ کے والدین مشرک تھے؟!..........۳۲۴
۲۔ کیا رسول اللہؐ حرام گوشت کھاتے تھے؟!..........۳۲۹

نتیجہ روایت ۳۳۰
زید بن عمرو بن نفیل کا تعارف ۳۳۱
۳۔ جبرئیل امین اور سینہ رسولؐ کا آپریشن!! ۳۳۴
روایت پر کیے گئے اعتراضات ۳۳۵
شرح صدر یعنی چہ؟! ۳۳۸
کتب تاریخ و حدیث میں روایاتِ شق صدر ۳۳۸
ڈنکے کی چوٹ پہ کہیے! ۳۳۸
''حضرت رسالتمآبؐ بعد بعثت'' **۳۴۰**
۱۔ کیا رسول اکرمؐ اپنی نبوت میں شک کرتے تھے؟! ۳۴۰
روایت پر اعتراضات ۳۴۳
۲۔ کیا رسول اکرمؐ نماز بھول جایا کرتے تھے؟! ۳۴۷
روایت کی تحلیل و تجزیہ ۳۴۹
۳۔ کیا رسول اسلامؐ حالت جنابت میں نماز پڑھا دیا کرتے تھے؟ ۳۵۱
۴۔ کیا رسولؐ مومنین کو بغیر جرم و خطا سزا دیا کرتے تھے؟ ۳۵۳
ان روایات کا جواب ۳۵۴
مذکورہ روایت گڑھنے کا ایک اہم مقصد ۳۵۶
۵۔ درختِ خرمہ کی داستان پیوند کاری اور رسول اکرم ۳۶۱
حدیث کے جعلی ہونے کے شواہد ۳۶۲
اجتہاد رسول اکرمؐ اور علمائے اہل سنت کے اقوال ۳۶۲
۶۔ کیا رسول اسلامؐ پر بھی جادو کا اثر ہو جاتا تھا؟! ۳۶۶
۷۔ قصۂ لدود اور ازواج رسولؐ! ۳۷۰

مذکورہ روایت کی جانچ پڑتال..۳۷۱
مذکورہ روایت پر چند اشکال..۳۷۳
حدیث لدود گڑھنے کا سبب..۳۷۴
نقیب ابو جعفر اور حدیث لدود..۳۷۶
۸۔ کیا رسول اسلامؐ آیات قرآنیہ فراموش کر دیتے تھے؟!..۳۷۷
روایت کی تحقیق..۳۷۷
۹۔ کیا رسول اسلامؐ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے؟!..۳۷۹
عذر گناہ بدتر از گناہ..۳۸۰
یہ توجیہ اور تاویل کیوں؟!..۳۸۲
حدیثِ بول گڑھنے کا مقصد..۳۸۴
شان رسالت میں صحیحین کی توہین آمیز چند اور روایتیں!!..۳۸۷
۱۔ کیا رسول شہوت پرست تھے؟! اضافۂ مترجم..۳۸۹
۲۔ کیا رسول اکرمؐ اپنی ازواج کے ساتھ مساوات نہیں کرتے تھے؟! اضافۂ مترجم..۳۹۰
۳۔ کیا رسول اسلامؐ عثمان سے شرماتے تھے؟! اضافۂ مترجم..۳۹۱
۴۔ مسئلۂ غسل جنابت اور رسول اکرمؐ کا انداز بیان!! اضافۂ مترجم..۳۹۲
۵۔ کیا رسولؐ نماز صبح قضا کر دیتے تھے؟! اضافۂ مترجم..۳۹۳
۶۔ رسولؐ کے ساتھ حضرت عائشہ کا نامناسب برتاؤ صحیح بخاری کے آئینہ میں!! اضافۂ مترجم..۳۹۴
۷۔ حالت نماز میں عائشہ کا رسولؐ کے سامنے لیٹ جانا!! اضافۂ مترجم..۳۹۴
۸۔ عائشہ غصہ میں آپ کو نبی نہیں کہتی تھیں!! اضافۂ مترجم..۳۹۵
۹۔ خود اپنی زبانی عائشہ کی کہانی۔ اضافۂ مترجم..۳۹۵
۱۰۔ عائشہ اور حفصہ کا باہم مل کر رسولؐ کو پریشان کرنا!! اضافۂ مترجم..۳۹۷

۱۱۔ حضرت عائشہ اور حفصہ کی قرآن کی زبانی مذمت۔اضافۂ مترجم..................... ۳۹۷
۱۔ خانۂ رسولؐ اور محفل غنا؟!!.. ۴۰۰
خانۂ رسولؐ میں گڑیا گڈے کا کھیل!!.. ۴۰۳
۲۔ کیا رسول خداؐ عائشہ کو اپنے دوش پر بٹھا کر مسجد میں ناچ دکھاتے تھے؟!.. ۴۰۶
۳۔ کیا رسول عورتوں کی محفل میں شرکت کرتے تھے؟!.. ۴۱۱
مضحکہ خیز معذرت خواہی.. ۴۱۲
مذکورہ فاسد توجیہہ کی رد.. ۴۱۳
۴۔ کیا رسولؐ ناچنے والی دوشیزاؤں سے اظہار محبت فرماتے تھے؟!.. ۴۱۶
گزشتہ جعلی روایتوں کی تحقیق اور آٹھ سوالات.. ۴۱۹
ان احادیث کے ناقلین سے چند وضاحتی سوالات.. ۴۱۹
براہین قاطعہ گزشتہ جعلی روایتوں کی تکذیب کرتے ہیں.. ۴۲۱
حرمتِ غنا قرآن کی روشنی میں.. ۴۲۳
احادیث کی روشنی میں غنا (گانے) کی مذمت.. ۴۲۵
احترام مسجد اور کردار رسولؐ.. ۴۲۷
مسجد نبوی.. ۴۲۸
کیا نامحرم عورتوں کے جسم نازنین پر نگاہ کرنا جائز ہے؟.. ۴۳۰
مذکورہ توہین آمیز روایات گڑھنے کے تین اہم مقصد:.. ۴۳۲
پہلا مقصد: خلفاء کے سیاہ کارناموں اور ان کے اخلاقی فساد پر پردہ ڈالنا.. ۴۳۲
نام نہاد اسلامی خلفاء کے اخلاقی مفاسد کے چند نمونے.. ۴۳۴
آنحضرتؐ کیلئے شراب کا تحفہ!!.. ۴۳۷
دوسرا مقصد: حضرت عائشہ کی شخصیت کا مستحکم کرنا.. ۴۳۸

عائشہ کا رسول اکرمؐ کے سامنے حالت نماز میں پیر پھیلا کر لیٹ جانا!!............۴۴۱
رسول کا عائشہ کو حبشیوں کا ناچ دکھانا!!............۴۴۳
تیسرا مقصد: خلفائے ثلاثہ کیلئے فضیلت تراشی............۴۴۴
حضرت عمر کی موافقت میں آیات کا نازل ہونا............۴۴۷
پہلا مورد: موافقت حضرت عمر میں تین آیتوں کا نزول ہونا!!............۴۴۸
آیۂ حجاب کی تحقیق............۴۵۰
پہلی دلیل: مذکورہ حدیث میں تناقض پایا جاتا ہے............۴۵۰
دوسری دلیل: دیگر روایات، روایتِ حجاب کی تکذیب کرتی ہیں............۴۵۲
تیسری دلیل: سیاق آیت روایت حجاب کی تکذیب کرتا ہے............۴۵۵
دوسرا مورد: حضرت عمر کا رسولؐ کو آگاہ کرنا کہ منافقوں کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائیں!!............۴۵۶
مذکورہ حدیث کے بارے میں علمائے اہل سنت کا نظریہ............۴۶۲
تیسرا اور چوتھا مورد:............۴۶۲
پانچواں مورد:............۴۶۳
فصل ہشتم: ''خلافت وامامت صحیحین کی روشنی میں''............۴۶۷
منصب خلافت وامامت فرمان علی علیہ السلام کے پرتو میں............۴۶۷
روش بحث، مقصد اور تین سوال؟............۴۶۸
مسئلۂ خلافت سے متعلق تین سوال............۴۶۹
خاندان رسالت کے فضائل صحیحین کی روشنی میں:............۴۷۶
۱۔ آیت تطہیر اور اہل بیت پیغمبرؐ............۴۷۶
۲۔ اہل بیت علیہم السلام اور آیۂ مباہلہ:............۴۷۷
۳۔ حدیث غدیر اور اہل بیت علیہم السلام............۴۷۹
شدید تعصب کی عینک!!............۴۸۱

۴۔ اہل بیت رسولؐ ’’صلوات‘‘ میں شریک رسولؐ ہیں.....۴۸۳
۵۔ کتب اہل سنت میں بارہ اماموں کا ذکر.....۴۸۶
فضائل علی علیہ السلام صحیحین کی روشنی میں:.....۴۹۱
پہلی فضیلت:۔ دشمنان علیؑ دشمنان خدا ہیں.....۴۹۱
دوسری فضیلت:۔حضرت علیؑ کی محبت ایمان کی پہچان اور آپ کی دشمنی نفاق کی علامت ہے.....۴۹۲
تیسری فضیلت:۔ علیؑ کی نماز رسولؐ کی نماز ہے.....۴۹۲
چوتھی فضیلت:۔ حضرت رسولؐ کا حضرت علی علیہ السلام کو ابوتراب کا لقب دینا.....۴۹۳
پانچویں فضیلت:۔ حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ قضاوت سے آشنا تھے.....۴۹۴
چھٹی فضیلت:۔ حضرت علیؑ خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتے تھے اور خدا اور رسولؐ آپ کو.....۴۹۵
ساتویں فضیلت:۔ علیؑ کی رسولؐ کے نزدیک وہی منزلت تھی جو ہارون کی موسیٰ کے نزدیک.....۴۹۷
آٹھویں فضیلت:۔ علیؑ رسولؐ سے اور رسولؐ علیؑ سے ہیں (مترجم).....۵۰۰
نویں فضیلت:۔ رسولؐ وقتِ وفات علیؑ سے راضی رخصت ہوئے (مترجم).....۵۰۰
فضائل بنت رسولؐ صحیحین کی روشنی میں:.....۵۰۱
۱۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں.....۵۰۱
۲۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پیغمبر اسلام سے پہلے ملاقات کریں گی.....۵۰۲
۳۔ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا جگر گوشۂ رسولؐ تھیں.....۵۰۳
۴۔ تسبیح حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا.....۵۰۳
۵۔ رسولؐ سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی محبت.....۵۰۴
۶۔حضرت فاطمہؑ کا رسولؐ کی وفات پر بے حد غمناک ہونا.....۵۰۶
حضرت حسنین علیہما السلام کے فضائل صحیحین کی روشنی میں:.....۵۰۸

۱۔ حسنین علیہما السلام پر صدقہ حرام ہے.......................................۵۰۸
۲۔ شبیہ رسولؐ یعنی امام حسن و حسینؑ.......................................۵۰۹
۳۔ حسنین علیہا السلام کیساتھ آنحضرتؐ کا بیحد محبت کرنا.......................................۵۱۱
۴۔ حسنینؑ ریحانۂ رسولؐ ہیں.......................................۵۱۱
۵۔ حسنینؑ کے لئے دعائے رسول.......................................۵۱۲
۶۔ اے خدا! جو حسن کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ!.......................................۵۱۳

حاکم؛ حضرت علی علیہ السلام کی نظر میں.......................................۵۱۵

۱۔حاکم کا صاحبِ حسن اخلاق ہونا ضروری ہے.......................................۵۱۷
۲۔ حاکم کو احکام الٰہیّہ سے آگاہ ہونا چاہیئے.......................................۵۲۱
۱۔ حضرت عمر نے حکم تیمّم کی صریحاً خلاف ورزی کی!!.......................................۵۲۳
۲۔ شراب خور کی حد اور حضرت عمر کی خلاف ورزی!!.......................................۵۲۶
۳۔ جنین کی دیت اور حضرت عمر کا رویہ!.......................................۵۲۸
۴۔ حضرت عمر اور حکم استیذ ان!!.......................................۵۲۹
۵۔ مسئلہ کلالہ سے حضرت عمر کی نادانی!!.......................................۵۳۲
۶۔ حضرت عمر کا پاگل عورت کو سنگسار کرنا!!.......................................۵۳۵
۷۔ حضرت عمر نماز عید میں سورہ بھول جایا کرتے تھے!!.......................................۵۳۶
۸۔ زیوراتِ کعبہ اور حضرت عمر کی بدنیتی!!.......................................۵۳۸
۹۔ واہ! یہ بھی ایک تفسیرِ قرآن ہے!!.......................................۵۴۱
۱۰۔ حضرت عثمان کا ایک انوکھا فتوی!!.......................................۵۴۲
۱۱۔ احراق قرآن بدست حضرت عثمان!!.......................................۵۴۴
۳۔خلفاء اور اسلامی احکام.......................................۵۴۷

امام؛ احکام الٰہیّہ کا محافظ اور قرآنی قوانین کا جاری کرنے والا ہے...........۵۴۷
۱۔ خلیفہ کے حکم سے مسلمانوں کا قتل عام اور اسلامی احکام میں تبدیلی.........۵۵۰
مالک بن نویرہ (نمایندۂ رسول خداؐ) کے قتل کا واقعہ.........۵۵۶
۲۔ جاگیر فدک اور میراث پیغمبر کی سرگزشت.........۵۶۰
حدیث "**نَحنُ مَعَا شِرَالانبِیَاءِ لَانَرِثُ وَلَانُوْرِثُ**" کی حقیقت.........۵۶۴
کیا صحابۂ کرام حدیث لانورث سے مطلع تھے؟!.........۵۶۷
کیا ازواج رسولؐ حدیث ''لانورث'' سے واقف تھیں؟.........۵۶۸
۳۔ صلح حدیبیہ اور حضرت عمر کی کٹ حجتی!!.........۵۷۱
۴۔ واقعۂ قرطاس اور حضرت عمر کا رویہ!!.........۵۷۳
ایک اعتراض اور اس کا جواب.........۵۸۱
۵۔ حج تمتع اور خلفاء اسلام.........۵۸۲
حج تمتع کسے کہتے ہیں؟.........۵۸۲
آنحضرتؐ کا دور جاہلیت کی بیہودہ رسوم کے خلاف جد جہد کرنا.........۵۸۳
حج تمتع کی تحریم کا فتویٰ؟.........۵۸۸
حج تمتع کی تحریم کا فتویٰ کیوں دیا گیا؟!.........۵۹۱
ایک نامعقول علت کا تجزیہ.........۵۹۲
دور عثمان میں حج تمتع کی مخالفت.........۵۹۳
ایک قابل توجہ نکتہ.........۵۹۶
حج تمتع دور معاویہ میں.........۵۹۷
۶۔ متعہ یا معینہ مدت کا نکاح.........۵۹۹
۱۔ متعہ یعنی چہ؟.........۵۹۹

۲۔ اسلام میں عقد متعہ کا جواز.......... ۶۰۱
ثبوتِ جواز متعہ، قرآن کی روشنی میں.......... ۶۰۲
حدیث رسولؐ سے ثبوت جواز متعہ.......... ۶۰۴
۳۔ تحریم متعہ خلیفۂ ثانی کی زبانی.......... ۶۰۸
۴۔ نسخ حکمِ متعہ کی حقیقت.......... ۶۱۲
حکمِ متعہ قرآن کے ذریعہ نسخ ہوا یا سنت کے ذریعہ؟!.......... ۶۱۳
حکمِ متعہ کا قرآن سے نسخ ہونے کا دعوی اور اس کا جواب.......... ۶۱۳
حدیث کے ذریعہ منسوخ ہونے کا دعویٰ.......... ۶۱۵
۵۔ تہمتیں اور افتراپردازیاں.......... ۶۱۶
۷۔ نماز تراویح کی حقیقت.......... ۶۲۲
حضرت علی علیہ السلام کی زبانی نماز تراویح کی رد.......... ۶۲۴
بدرالدین عینی کی ناقص توجیہہ!!.......... ۶۲۶
۸۔ تین طلاقیں اور حضرت عمر!!.......... ۶۲۷
تین طلاقوں سے کیا مراد ہے؟.......... ۶۲۷
۹۔ کیا رونا بدعت ہے؟!.......... ۶۳۳
۱۰۔ حکمِ نمازِ مسافر اور حضرت عثمان!!.......... ۶۳۸
ایک موازنہ اور نتیجہ گیری.......... ۶۴۰
خاتمہ : صحیحین کی روشنی میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں.......... ۶۴۳
وفات رسولؐ کے بعد مسلمانوں کا حال.......... ۶۴۳
بعض صحابہ کا وفات رسولؐ کے بعد مرتد ہو جانا!.......... ۶۴۴
روز محشر اہل بدعت کا حشر!!.......... ۶۴۷
بعض صحابہ کا اعترافِ حقیقت.......... ۶۵۰
کتاب ہذا کے منابعِ تحقیق کی فہرست.......... ۶۵۳

تحقیق از مترجم

آج جبکہ: مخالفین مکتب اہل بیت علیہم السلام اس بات پر ایڑی چوٹی کا زور لگا ہوئے ہیں کہ اپنی فرسودہ اور غیر معتبر روایتوں کے ذریعہ مطالبِ حقہ کو اہل انصاف کے نزدیک مشکوک قرار دے دیں اور اسلام کو نفسانی خواہشات کا مذہب بنا دیں!

آج جبکہ: جدید ٹکنالوجی کے ذریعہ ہزاروں سائٹوں پر غیر مدلل اور واہیات مطالب پیش کر کے بے چارے سادہ لوح مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ شیعہ دین اسلام سے ہٹ کر کسی دوسرے دین کے پیرو ہیں۔

آج جبکہ: مسلمانوں کے نزدیک معتبر و قابل وثوق مآخذ و مدارک میں کاٹ چھانٹ کر کے ان میں پائے جانے والے آثار اہل بیت علیہم السلام محو کیئے جارہے ہیں۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ صحیحین کا ایک دفعہ پھر جائزہ لیا جائے اور اس بات پر غور وخوض کیا جائے کہ آخر مسلمان قرآن جیسی معجز نما کتاب اور کے ہوتے ہوئے کیوں عقل سلیم کو بروے کار نہیں لاتے؟!

چنانچہ صحیحین کے بارے میں علمائے اہل سنت کے اقوال ونظریات کا دقت سے مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کتابوں کے ذریعہ مسلمان اسلامی عقائد سے نزدیک ہونے کے بجائے کافی دور ہوگئے ہیں، حالانکہ بیچارے سادہ لوح مسلمان یہی سمجھ رہے ہیں کہ ہماری ان کتابوں کے توسط سے صحیح راہنمائی ہو رہی ہے!

؎ زینہ سے گر پڑے ہیں سمجھتے ہیں چڑھ گئے

ایسے حالات میں مسلمانوں کی راہنمائی اور اتمام حجت کے طور پر ہم پر لازم ہے کہ ان عوامل واسباب کو تلاش کریں جو اس قسم کی غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں اور ان کتابوں کی از سر نو تحقیق کریں جن کے کھو کھلے مطالب کے ستونوں پر اسلامی عقائد ومعارف کا محل تعمیر کیا گیا ہے مگر:

؎ خشت اول چون نہد معمار کج تا ثریا می رود دیوار کج

بہر حال ہم نے ان ہی عوامل کی جستجو میں صحیحین کا مطالعہ کیا، کیونکہ ان دونوں کتابوں کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے: ''قرآن مجید کے بعد روئے زمین پر صحیح ترین کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں'' اور کبھی کبھی تو ان میں پائی جانے والی روایتوں کی وجہ سے قرآنی مسلمات کی توجیہ وتاویل کر دی جاتی ہے! یہی دو کتابیں اہل سنت والجماعت کے یہاں عقائد ومعارف کی بنیاد اور اساس شمار ہوتی ہیں، ان کتابوں کے جائزہ کے لئے کتاب ''سیری در صحیحین'' مؤلفہ محمد صادق نجمی، جب حوزہ علمیہ قم (ایران) میں ناچیز کی نظر سے گزری تو اس کتاب کی مقبولیت، افادیت اور اس کے تحقیقی وتنقیدی مندرجات دیکھ کر دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر اس کتاب کا اردو میں ترجمہ ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا، چنانچہ اسی فکر میں تھا کہ محترم مؤلف صاحب سے ملاقات ہوگئی، بندہ نے جب اپنے ارادہ کا موصوف کے سامنے اظہار کیا تو آپ فوراً تیار ہوگئے اور میں نے بھی حضرت معصومۂ قم علیہا السلام کے زیر سایہ ترجمہ کا کام فوری طور پر شروع کر دیا۔

قارئین کرام! ترجمہ میں روزمرہ کی بامحاورہ سلیس ورواں اردو زبان کا حتی المقدور خیال رکھا گیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں منتقل کرنا نہایت مشکل کام ہے کیونکہ ہر زبان کے اپنے خاص محاورے، ضرب المثل اور لب ولہجے ہوتے ہیں جن کا دوسری زبان میں اسی لطافت اور شرینی کے ساتھ منتقل کرنا بہت ہی سخت کام ہے، لیکن اس دشواری کے اور باوجود میں نے یہ بار اپنے نحیف کاندھوں پر اس امید کے ساتھ اٹھالیا کہ یہ کتاب انشاء اللہ اہل تحقیق کے لئے معاون ومددگار ثابت ہوگی، الحمد للہ اس جانب سے بے پایان کوشش کے نتیجہ میں اس کا اردو ترجمہ معہ تحقیق وتصحیح ''صحیحین کا ایک مطالعہ'' کے نام سے محترم اور انصاف پسند قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس ترجمہ کو مرکز جہانی علوم اسلامی (حوزۂ علمیہ قم) نے بھی ایک اعلیٰ معیار کی تھیسز کے طور قبول کر کے، اب اسے وہ شائع کرنے جا رہا ہے، ضمناً

اس کتاب میں ترجمہ کے علاوہ جو کاوش بندہ نے انجام دی ہے اس کا ایک خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے:

۱۔ کتاب ھٰذا میں تمام قرآنی آیات پر اردو قارئین کی آسانی کیلئے اعراب لگا دئے گئے ہیں، جن کی شدت سے اصل کتاب میں کمی محسوس ہو رہی تھی۔

۲۔ اصل کتاب میں روایتوں کا عربی متن حاشیہ میں درج کیا گیا تھا جس کی بنا پر اکثر اوقات قارئین سر سری نظروں سے ملاحظہ کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں، لیکن میں نے عربی عبارت کو متن کتاب میں رکھا ہے، تاکہ عربی میں پائے جانے والے ظریف نکات کی طرف بھی قارئین کی توجہ رہے۔

۳۔ جن مقامات پر روایات کی عربی عبارت میں کمی یا بیشی تھی اس کو دور کر دیا گیا ہے، چنانچہ اصل کتاب کے مقابلہ میں ترجمہ میں کہیں کہیں متن روایات میں اختلاف نظر آئے گا۔

۴۔ صحیح مسلم میں ایک ہی روایت بعض مقامات پر متعدد طرق و اسناد کے ساتھ نقل کی گئی ہے جس کی طرف کتاب میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔

۵۔ جن مقامات پر آیات و احادیث کا ترجمہ موجود نہیں تھا اسے قلمبند کر دیا گیا ہے۔

۶۔ عہد حضرت عمرؓ میں نقل حدیث پر پابندی عائد کی گئی تھی، جس کے لئے متعدد شواہد روایات سے مؤلف نے نقل کئے ہیں، اس جگہ مؤلف کی تائید میں چند اور شواہد ذکر دئے گئے ہیں جن کی ایک روایت سے جو کہ صحیح بخاری میں نقل ہے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اسلامؐ، گوہ کا گوشت کھانے کیلئے اپنے اصحاب سے تاکید فرماتے تھے!!

۷۔ عمرو بن عاص اور عمران بن حطان کے حالات میں مؤلف نے تحریر نہیں کیا تھا کہ ان سے صحیحین میں کتنی روایات نقل کی گئی ہیں، اسی طرح ابو ہریرہ، ابوموسیٰ اشعری، عمرو بن عاص اور عبداللہ بن زبیر سے صحیح مسلم میں کتنی روایتیں نقل ہوئی ہیں اس کا بھی ذکر نہیں تھا، چنانچہ اب ان کی تکمیل کر دی گئی ہے۔

۸۔ اگرچہ محترم مؤلف نے فصل چہارم میں صحیحین کے پانچ راویوں کا ذکر کر کے مسلم الثبوت تاریخی شواہد کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ اہل بیت بالخصوص حضرت علی علیہ السلام سے بغض و حسد اور شدید تعصب اور دشمنی رکھتے تھے، لیکن یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ صحیحین کے بعض راوی ایسے بھی تھے کہ جن کی ساری زندگی

دشمنیٔ اہل بیت کے علاوہ، دور جاہلیت سے زمانۂ رسالت تک بلکہ بعد رسالت تادم مرگ، اخلاقی مفاسد سے شرابور رہی ہے، ان ہی میں سے مغیرہ ابن شیبہ اور اور سمرہ بن جندب ہیں جن کے کچھ حالات اور ان کی سیاہ کاریوں کا ذکر حاشیہ میں حسب ذیل عنوان کے تحت کر دیا گیا ہے:

ا۔مغیرہ ابن شعبہ کا تعارف، اس سے کتنی حدیثیں صحیحین میں نقل کی گئی ہیں، شجرۂ نسب اور دور جاہلیت میں اس کے سیاہ کارنامے نیز مغیرہ کی شہوت رانی کے مختلف دور۔

۲۔سمرہ بن جندب کا تعارف، صحیحین میں اس سے کتنی حدیثیں منقول ہیں، اس کی شراب فروشی کی بنا پر حضرت عمر کا اس پر لعنت بھیجنا، قتل حفاظ قرآن اور اس کے دیگر منافیٔ اسلام کارنامے چنانچہ سمرہ نے بارہ (۱۲) مرتبہ رسول اسلامؐ کے حکم کی نافرمانی کی ہے، جب رسولؐ تنگ آ گئے تو آپ نے غصہ میں ایک انصاری مرد سے فرمایا: **"اذهب فاقلعها وارم بها وجهه فانه لاضرر ولاضرار فی الاسلام"**

جاؤ سمرہ کے درخت خرمہ کو اکھاڑ کر اس کے منھ پر مار دو، کیونکہ دین اسلام میں نہ ضرر اٹھانا صحیح ہے اور نہ کسی کو ضرر پہنچانا ٹھیک ہے اور سمرہ کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: **"انک رجلٌ مضار"** (بیشک تو بہت ہی موذی شخص ہے)۔

۹۔کسی بھی روایت قبول کرنے کیلئے پہلی اور لازمی شرط یہ ہے کہ اس کا ناقل عادل، قابل وثوق اور ایماندار ہو جیسا کہ محترم مؤلف نے اپنی کتاب میں قرآن، حدیث اور عقل کی روشنی میں اس بات کو ثابت کیا ہے، اس بات کی مزید تقویت کے لئے دوسری آیات واحادیث، شرح نووی کے حوالے سے نقل کر دی گئی ہیں۔ دیکھئے صفحہ ۱۱۰ پر

۱۰۔امام بخاری کے قول کے مطابق انھوں نے سات لاکھ حدیثوں میں سے سات ہزار احادیث کا انتخاب ۱۶ رسال کے دوران، علم درایت سے ہٹ کر ایک مخصوص طریقہ سے کیا، لیکن امام بخاری کا یہ طریقہ غیر منطقی اور حل نہ ہونے والا ایک معمہ ہے، کیونکہ ایک انسان ۱۶ رسال تک روزانہ مسلسل ۴۸ رمرتبہ نماز و غسل اور ۴۸ رمرتبہ استخارہ وغیرہ انجام نہیں دے سکتا، چنانچہ اس بارے میں جو تجزیہ کتاب میں تحریر کیا گیا ہے اسے قارئین ضرور پڑھیں۔ دیکھئے صفحہ ۸۸ پر

۱۱۔رویت باری تعالیٰ ممکن ہے یا ناممکن؟ اس سلسلے میں محترم مؤلف نے فصل ششم میں مفصل بحث کی ہے

اور آخر میں نتیجہ یہ اخذ کیا ہے کہ دیدار خدا دنیا و آخرت دونوں جگہ محال ہے، اس جگہ قارئین کی مزید معلومات کیلئے حاشیہ میں قرآن کی اس مشہور آیت کو بھی نقل کر کے تحقیق کی گئی ہے جسے اہل سنت اس باب میں حرف آخر سمجھ کر بڑی شد و مد کے ساتھ ثابت کرتے ہیں کہ خدا روز قیامت مؤمنین کو دیدار کرائے گا! اور وہ آیت یہ ہے:

﴿كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ☆وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ☆وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ☆إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ☆ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ☆ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ﴾ (سورۂ قیامۃ آیہ ۲۰ الیٰ ۲۵، پ ۲۹).

ہرگز نہیں (عذر بیکار ہے) بات یہ ہے کہ تم لوگ دنیا کو پسند کرتے ہو، روز آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو، کچھ چہرے تو اس دن چمکتے ہوں گے اور اپنے پروردگار کی (نعمتوں کی) طرف دیکھتے ہوں گے اور کچھ چہرے اس دن اداس ہوں گے اور یہ گمان کرتے ہوں گے کہ کمر توڑنے والی مصیبت ہم پر پڑے گی۔

مسلمانوں کے بعض گروہ نے متذکرہ آیات میں کلمۂ ناظرۃ بمعنی دیکھنے کے مراد لئے ہیں اور ایک گروہ نے اس کی رد کی ہے، وہ کہتا ہے: یہاں ناظرۃ بمعنی انتظار کے ہیں، بہرکیف ہر ایک نے اپنے اپنے مدعا کے اثبات کے لئے آیات، روایات اور اشعار عرب پیش کئے ہیں۔

۱۲۔ رویت خدا کو جب عقلی طور پر محال ثابت کیا جاتا ہے تو قائلینِ رویت؛ الٹی سیدھی تاویلیں کرتے ہیں، مثلاً احمد بن حنبل اور شیخ اشعری قائل ہیں کہ دیدار خدا آخرت میں ممکن ہے البتہ اس دنیا میں محال ہے!!

یا سعد الدین تفتازانی کہتے ہیں: خدا کی رویت؛ جہت، مکان اور مقابلہ سے مبرا ہوگی!

ترجمہ میں ان لوگوں کی دلیلوں کو نقل کر کے ان میں پائے جانے والے ضعیف نکتوں کو بیان کر کے متقن دلائل سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ رویت خدا کے اثبات کیلئے یہ بھونڈی تاویلیں کسی درد کی دوا نہیں ہوسکتیں ۔ دیکھئے صفحہ ۱۹۲ پر

۱۳۔ اہل سنت نے رویت خدا کا عقیدہ اہل کتاب سے لیا ہے کیونکہ وہ لوگ بھی رویت خدا کے قائل

ہیں۔ دیکھئے صفحہ ۱۹۴ پر۔

۱۴۔ صحیحین کے مطابق خدا کائنات خلق کرنے سے پہلے ابر میں رہتا تھا اور عرش عظیم اس کے وزن سے چرچراتا ہے!

اس توحید کو اور نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱ میں بیان شدہ توحید کو اگر کوئی ملاحظہ کرے تو اس پر بصیرت کے بہت سے دروازے کھل جائیں گے۔ دیکھئے صفحہ ۲۰۹ پر۔

۱۵۔ خداوند متعال کا عرش عظیم پر بیٹھنا اور پھر عرش کا آواز کرنا، آیۂ ''**اللہ نور السموات والارض**'' کے منافی ہے۔ دیکھئے صفحہ ۲۰۹ پر۔

۱۶۔ علمائے اہل سنت صفات خبری وغیر خبری سے کیا مراد لیتے ہیں؟ دیکھئے صفحہ ۲۱۹ پر۔

۱۷۔ علمائے اہل سنت آیۂ ﴿**الرحمن علی العرش استوی**﴾ اوراس جیسی آیتوں سے خدا کیلئے اثبات مکان کرتے ہیں، حالانکہ ان آیات میں استوی بمعنی جلوس مکانی (بیٹھنا) ہرگز مراد نہیں ہے، علمائے اہل سنت ''عرش'' اور ''استویٰ'' کے معنی میں غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں، چنانچہ اس کے ثبوت میں اشعار عرب، لغت اور قرآن کی متعدد آیات کو کتاب میں نقل کر دیا گیا ہے۔ دیکھئے صفحہ ۲۱۹ پر۔

۱۸۔ صحیحین کی روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جبرائیل امین نے سینۂ رسول کا آپریشن کیا! جیسا کہ مؤلف نے اس بارے میں صحیحین سے متعدد روایات نقل کر کے تحقیق کی ہے، لیکن جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ یہ مطلب قرآن کی متعدد صریح آیات کے مضمون کے مخالف ہے۔

۱۹۔ تاریخ عالم میں ہمیشہ ایسے افراد پائے جاتے رہے ہیں جنھوں نے انبیاء علیہم السلام کے کردار کو توریت وانجیل میں منفی انداز میں نقل کیا اور اپنے گھنونے، ظلم اور تشدد سے شرابور کردار پر پردہ ڈالنے کی غرض سے انبیاء کو عیاش، شرابخوار اور زنا کار کی حیثیت سے پیش کیا یہی نہیں بلکہ ایک پیغمبر خدا (جناب لوط) کے بارے میں یہاں تک لکھ مارا کہ آپ نے معاذ اللہ شوہر دار بیوی سے زنا کیا اور جب وہ اس زنا سے حاملہ ہوگئی تو آپؑ نے اس پر پردہ ڈالنے کی غرض سے اس کے شوہر کو حیلہ وفریب کے ذریعہ قتل کروادیا اور بعد میں اس کی بیوی سے شادی کرلی!!! اسی طرح ایک اور پیغمبر (جناب داؤدؑ) کے بارے میں لکھا: آپ نے شراب

پی کر مستی کی حالت میں اپنی ہی دو لڑکیوں سے اپنا منھ کالا کیا اور ان دونوں لڑکیوں سے بچے بھی پیدا ہوئے! اس کے بعد ایک پیغمبر کے بارے میں تحریر کیا کہ آپ کا سب سے بڑا معجزہ یہ تھا کہ آپ نے شادی میں آئے براتیوں کیلئے معجزے کے ذریعہ کئی مٹکے شراب آمادہ کی!! وغیرہ وغیرہ۔(۱)

ایسا ہی نہیں ہے کہ صرف گزشتہ انبیاء کے بارے میں ہی ایسی بیہودہ باتیں نقل کی گئیں ہوں بلکہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی گزشتہ انبیاء کی مانند، خلافِ واقع باتوں اور نامناسب تہمتوں کا ہدف قرار دیا گیا ہے، چنانچہ برسر اقتدار آنے والے افراد نے جہاں تک ہوسکا آپؐ کے اصلی چہرے کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے، جتنا ان کے بس میں تھا انھوں نے آپ کی طرف بے اساس مطالب کی نسبت دی ہے، جن کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں اور آپ کی شان میں حتی الامکان گستاخیاں کی ہیں، لیکن:

؎ وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

چونکہ خداوند متعال نے قرآن کو تحریف سے محفوظ رکھا ہے، لہٰذا اسلام کا چہرہ بگاڑنے والے نے قرآن میں تو آپ کے خلاف کسی چیز کا اضافہ نہ کرسکے، مگر انھوں نے صحیح حدیث کے بھیس (قالب) میں مسلمانوں کے سامنے آنحضرتؐ کے واقعی چہرے کو بدل کر پیش کرنے کی بیجا سعی فرمائی ہے اور ان جعلی حدیثوں میں الٹی سیدھی باتوں کو رسولؐ کی طرف منسوب کرکے مسلمانوں کی خدمت میں نقل کردیا ہے، افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج بھی اہل سنت کی اکثریت ان جھوٹی حدیثوں کی صحت پر اعتقاد رکھتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہے!! چنانچہ ان تہمتوں میں سے بعض پر مؤلف نے معہ ان کے جوابات اور ان کے جعل کرنے کے علل واسباب کتاب کے میں صفحہ ۴۰۰ پر چند صفحات کے اندر بحث کی ہے، لیکن ان میں سے جن کا ذکر کتاب میں نہیں ہوا تھا، ان کو حاشیہ میں صفحہ ۳۸۹ سے صفحہ ۳۹۹ تک بالترتیب حسب ذیل عناوین کی ترتیب سے نقل کردیا گیا ہے:

۱] کیا رسول شہوت پرست تھے؟!

۲] کیا رسول اکرمؐ اپنی ازواج کے ساتھ مساوات نہیں کرتے تھے؟!

۳]۔ کیا رسول اسلامؐ عثمان سے شرماتے تھے؟!

۱۔ اس کی تفصیل کتاب میں آگے مذکور ہے۔

۴] مسئلۂ غسل جنابت اور رسول اکرمؐ کا انداز بیان!!

۵] کیا رسولؐ نماز صبح قضا کر دیتے تھے؟!

۶] رسولؐ کے ساتھ حضرت عائشہ کا نامناسب برتاؤ صحیح بخاری کے آئینہ میں!!

۷] حالت نماز میں عائشہ کا رسولؐ کے سامنے لیٹ جانا!!

۸] حضرت عائشہ غصہ میں آپ کو نبی نہیں کہتی تھیں!!

۹] خود اپنی زبانی عائشہ کی کہانی!

۱۰] عائشہ اور حفصہ کا باہم مل کر رسولؐ کو پریشان کرنا!!

۱۱] حضرت عائشہ اور حفصہ کی قرآن کی زبانی مذمت!

۲۰۔ جس جگہ مؤلف نے صحیحین سے اہل بیت کے فضائل نقل کئے ہیں وہاں رسول اسلامؐ اور حضرت عمر کے یہ جملے فراموش کر دئے ہیں جن سے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت امام حسنؑ کے مقام عظمت کا پتہ چلتا ہے: ''**یا علی انت منی وانا منک**'' **قال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ''رسول وقت وفات علیؑ سے راضی رخصت ہوئے''

قال عمر بن الخطاب: ''اللھم انی احبہ (الحسن) فاحبہ' ' قال رسول اللہ (ص).

۲۱۔ صحیحین کی روایات کے مطابق صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اسلامؐ کے اوپر کفار قریش سے معاہدہ صلح کرنے کی بنا پر حضرت عمر نے اعتراض کیا اور کہنے لگے: ''آج مجھے جتنا شک نبوت میں ہوا اور کبھی نہ ہوا!''

اگر آپ موصوف کے ان جملوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سورۂ حجرات کی ان آیات کے مضمون کو ملاحظہ کریں جنھیں صفحہ ۲۷۵ پر نقل کیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔

۲۲۔ کچھ کتاب کے حوالوں سے متعلق

چونکہ اصل کتاب میں دئے گئے اکثر حوالے جات (بالخصوص صحیحین کے) ناقص تھے جس کی وجہ سے کسی کتاب میں ایک حدیث کا تلاش کرنا نہ صرف یہ کہ مشکل امر تھا بلکہ تضییع اوقات کا باعث بھی بنا، کیونکہ آج کل متعدد جگہوں سے کتابیں دیدہ زیب ڈزائن اور نئے نئے طریقہ سے نشر ہو رہی ہیں، جس کی بنا پر ہر جگہ کے ایڈیشن جلد وصفحہ کے اعتبار سے بدل جاتے ہیں، نیز بعض کتابیں ابتداء میں ایک جلد کی صورت میں تھیں لیکن

اب بعض کرم فرما ناشرین نے انھیں کئی جلدوں میں شائع کر دیا، اسی طرح کچھ کتابیں ابتداء ہی سے متعدد جلدوں پر مشتمل تھیں، لیکن ہم نے حوالہ دینے میں صرف ان کے نام پر اکتفاء کیا وغیرہ وغیرہ، لہٰذا اس صورت میں کہ جب مختلف ایڈیشن اور متفرق جلد وصفحات ہوں یا جو کتابیں کئی جلدوں پر مشتمل ہوں اور پھر ان میں سے ہر جلد متعدد کتب، ابواب اور احادیث پر مشتمل ہو تو میں سمجھتا ہوں کتاب کا صفحہ اور جلد نمبر کا حوالہ دیدینا کافی نہیں ہے، بلکہ صفحہ اور جلد نمبر کے ساتھ ساتھ عنوان کتاب وابواب اور موضوع بحث مثلاً کتاب الطہارۃ، باب الغسل یا بحث خلافت ......، اسی طرح ابواب و احادیث کے نمبر وغیرہ کا ذکر بھی ضروری ہے، چنانچہ ترجمہ میں اس امر کی تکمیل کیلئے حسب ذیل امور انجام دئے گئے ہیں:

ا۔ صحیحین اور دیگر کتابوں کے تمام حوالے جات از سر نو مطالعہ کر کے ان کے ضروری مشخصات قلمبند کردئے گئے ہیں تا کہ اہل تحقیق کے لئے کسی مطلب کی جستجو میں کوئی پریشانی نہ ہو، نیز کتاب میں نقل کی گئیں تمام روایات کی تکمیل وتصحیح کردی گئی ہے۔(۱)

۲۔ ترجمۂ کتاب میں صحیحین سے نقل کی گئی ساری روایتوں کے نمبر تحریر کردئے گئے ہیں۔

۳۔ جو حوالے ناقص تھے ان کی تکمیل کردی گئی ہے چنانچہ پوری کتاب میں کل ملاکر ۱۴۵ر مقامات ایسے تھے جہاں ناقص حوالے تحریر کئے گئے تھے، الحمد للہ اب ان کی تکمیل کردی گئی ہے۔

---

(۱) ''سیری در صحیحین'' کے جس نسخہ کو معیار قرار دیکر ترجمہ، تحقیق وتصحیح کے امور انجام دئے گئے ہیں اس کے مشخصات یہ ہیں:

ا۔ ایڈیشن: پانچواں. ۲۔ ناشر: دفتر انتشارات اسلامی قم ایران.

۳۔ سن اشاعت: ۱۳۷۴ھ،ش. ۴۔ مجلدات: ایک جلدی. ۵۔ صفحات: ۴۲۴. ۶۔ قطع: وزیری.

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے جن جدید نسخوں سے اس ترجمہ میں ابواب واحادیث نمبر اور حوالے نقل کرنے میں استفادہ کیا گیا ہے ان کے مشخصات یہ ہیں:

صحیح بخاری :

تحقیق، تصحیح وتعلیق ڈاکٹر مصطفیٰ دیب البغاء، مدرس جامع ازہر مصر؛ ناشر؛ دار ابن کثیر، دمشق، شام، بیروت لبنان۔ ایڈیشن: ۱۹۸۷ء ، مطابق ۱۴۰۷ھ.

صحیح مسلم :

ناشر؛ دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان؛ پہلا ایڈیشن؛ ۱۹۵۶ء، مطابق ۱۳۷۵ھ.

۴۔ جو احادیث صحیحین میں ایک جگہ سے زیادہ جگہوں پر نقل کی گئی تھیں ان کے تمام مقامات نقل کر دئے گئے ہیں۔

۵۔جن مقامات پر حوالے درج نہیں تھے ان کو تلاش کر کے تحریر کر دیا گیا ہے، جن کی تعداد تقریباً ۱۵۰/تک پہنچتی ہے۔

والسلام

محمد منیر خان لکھیم پوری (ہندی)

گرام و پوسٹ بَڑھیاؔ، تحصیل محمدی، ضلع کھیری لکھیم پور، یوپی، انڈیا.

مقیم حال: حوزۂ علمیہ قم مقدس، جمہوری اسلامی ایران۔

۷/ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ بروز جمعہ.